رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD No L.5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل

لاہور

یوم شنبہ

فی پرچہ ۱ ار

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپیہ
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

جلد ۳۸/۴	۱۷ احسان ۱۳۲۹ھش	۱۷ جون ۱۹۵۰ء	نمبر ۱۴۱

اخبار احمدیہ

کوئٹہ ۱۴ جون۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب اطلاع دیتے ہیں۔۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت تا حال خراب ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔

کل ساڑھے پانچ بجے شام مقامی جماعت کوئٹہ نے ہز عبدالشکور کنزے اور مسٹر رشید احمد امریکن کے اعزاز میں پارٹی دی۔ اس میں بہت سے غیر احمدی سول اور ملٹری معززین بھی مدعو تھے۔

کوئی قوم باقی دنیا سے الگ تھلگ رہ کر زندہ نہیں رہ سکتی

لنڈن (ریڈیو سے) ۱۶ جون۔ لارڈ ہولڈن نے ایمپائر ڈے کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ یہ دو سوال پوچھنے ضروری ہیں۔ اول۔ کامن ویلتھ میں پچھلے سال کیا کچھ ہوتا رہا۔ دوئم۔ کیا ہمیں اس بات کے نمایاں آثار نظر آتے ہیں۔ کہ آگے چل کر کامن ویلتھ کو زیادہ ترقی ہوگی۔ پچھلے سے پچھلے سال زیادہ تر آئینی مسائل پر بحث رہی۔ ہمارے خاندان کا دائرہ وسیع ہو گیا ہے۔ کیونکہ ایشیا کے تین بڑے ملک۔ پاکستان۔ لنکا اور ہندوستان آزاد ہو کر کامن ویلتھ میں شامل ہو چکے ہیں۔ گذشتہ سال کوئی بڑے آئینی مسائل پیدا نہیں ہوئے اور کامن ویلتھ سیاست کی توجہ اس بیرونی خطرے کی طرف رہی۔ جس کی زد میں جمہوری اصول آتے ہیں۔ اب توجہ مغرب سے ہٹ کر مشرق کی طرف ہو رہی ہے۔

مغرب میں یورپی استحکام کی تحریک ترقی کر رہی ہے لیکن مشرق میں مسئلہ بہت پیچیدہ ہے۔ بہر حال ہم اسے حل کرنے کی کوشش شروع کر چکے ہیں۔ اس سال جنوری میں پہلی مرتبہ کامن ویلتھ کے وزرائے خارجہ کا ایک اجلاس بلایا گیا جس کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اس اجلاس کے وسیع تبادلۂ خیالات کا ایک اہم نتیجہ یہ ہوا۔ کہ سڈنی میں ایک اور اجلاس منعقد ہوا۔ تاکہ جنوب مشرقی ایشیا کے غیر ترقی یافتہ ملکوں میں بہتر اور پائیدار معاشی حالات پیدا کر کے کمیونزم کے خطرہ کو دور کیا جائے۔ لارڈ ہولڈن نے کہا۔ اس مرحلے پر کامن ویلتھ کی اہمیت کا جائزہ عالمگیر سیاست کے پس منظر میں لیا جا سکتا ہے۔ آج کی دنیا میں کوئی قوم الگ تھلگ رہ کر زندہ نہیں رہ سکتی۔ معاہدۂ اوقیانوس، معاہدۂ برسیلز اور یورپی کونسل سب باہمی اتحاد کی ضرورت کا نتیجہ ہیں۔ ان تمام گروپوں کے مقابلہ پر کامن ویلتھ کا گروپ زیادہ طاقتور۔ زیادہ تجربہ کار زیادہ فعال اور زیادہ مربوط ہے۔

کولمبو کانفرنس میں جنوب مشرقی ایشیا کو فنی امداد دینے اور دیگر امداد کیلئے رابطہ پیدا کرنے پر غور کیا جائیگا

کولمبو ۱۶ جون۔ کولمبو میں اگلے ماہ میں جو دولت مشترکہ کے نمائندوں کی کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس میں جنوب مشرقی ایشیا کے ممالک کو فنی امداد دینے اور دیگر امداد دینے کے معاملات میں رابطہ پیدا کرنے کے سوال پر غور کیا جائیگا۔ اور اسی سلسلے میں دولت مشترکہ کے دفاتر قائم کرنے پر غور کیا جائیگا۔ اس بات کا انکشاف آج لنکا کے وزیر خزانہ نے کیا۔ جنہوں نے سڈنی کانفرنس میں سیلونی وفد کی قیادت کی تھی۔ اس معاملے میں قطعی فیصلے اس کانفرنس میں ہوں گے۔ جو ماہ ستمبر میں لندن میں ہوگی سڈنی کانفرنس میں اس سلسلے میں جو استفہامیہ تیار کیا گیا تھا۔ وہ تمام متعلقہ ملکوں کو بھیجا جا رہا ہے۔

قرآن مجید مترجم کے ہدیہ میں رعایت

اس خیال سے کہ رمضان شریف میں احباب قرآن مجید کا ترجمہ زیادہ سے زیادہ پڑھ سکیں۔ زبردست رعایت کی گئی ہے۔ قرآن مجید مترجم از حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضؓ جس کے حاشیہ پر تفسیری نوٹ بھی ہیں۔ ہدیہ مجلد بارہ روپے کی بجائے حمائل شریف مترجم جس کا ترجمہ حضرت علامہ حافظ روشن علی صاحب اور حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے کیا ہوا ہے۔ ہدیہ مجلد سات روپے

ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ

دار السلام کی باغی فوجوں کا کمانڈر انڈونیشی فوجوں سے آملا

جکارتا ۱۶ جون۔ انڈونیشیا کے دفاعی حکومت کے ایک سرکاری اعلان میں اس امر کا انکشاف کیا گیا ہے۔ کہ دار السلام کی باغی فوج کے کمانڈر انڈونیشی فوجوں کے ساتھ آملے ہیں۔ یاد رہے کہ دار السلام کا محاذ انڈونیشی حکومت کے خلاف دیرینہ ہے ان کا مطالبہ ہے کہ انڈونیشیا میں اسلامی حکومت قائم کی جائے۔

ڈکسن سری نگر پہنچ گئے

سری نگر ۱۶ جون۔ اقوام متحدہ کے نمائندے سر اوون ڈکسن آج آزاد کشمیر کا دو روزہ دورہ ختم کر کے سری نگر واپس آگئے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ آپ سری نگر میں کچھ روز قیام کرنے کے بعد اپنے دوسرے پروگرام کا آغاز کریں گے۔ اور پھر ایک دفعہ آزاد کشمیر علاقہ میں جانے کے بعد کراچی اور نئی دہلی میں بھی جائیں گے۔ اور اس کے بعد آپ گریز

بھارتی خیر سگالی مشن کے قائد لالہ بھیم سین سچر کی وزیر خارجہ پاکستان سے ملاقات

کراچی ۱۶ جون۔ بھارت کے لالہ بھیم سین سچر کی قیادت میں ایک خیر سگالی کا جو وفد آیا ہوا ہے۔ اس کے ممبران وفد سمیت آج پاکستان کے وزیر خارجہ آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خاں سے ملاقات کی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس ملاقات میں ہندوستان و پاکستان کے درمیان دوستانہ تعلقات کو ترقی دینے۔ پنجاب و مشرقی پنجاب کے درمیان ریل کی آمد و رفت جاری کرنے۔ اغوا شدہ عورتوں کی برآمدگی کی رفتار کو تیز کرنے کے مسائل پر بات چیت ہوئی۔ نیز متروکہ جائیدادوں کا معاملہ بھی زیر بحث آیا۔ معاہدے کو زیادہ موثر بنانے اور تارکانِ وطن سے باز رکھنے کے امور پر آج وفد کے سکرٹری مسٹر عبدالغنی ڈار نے وزیر داخلہ آنریبل خواجہ شہاب الدین سے ملاقات کی آج ان کے اعزاز میں سوشلسٹ پارٹی نے ایک استقبالیہ تقریب بھی منعقد کی۔

تعلیم الاسلام کالج لاہور میں داخلہ کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد

"ہر وہ احمدی جس کے شہر میں کالج نہیں۔ وہ اگر اپنے لڑکے کو کسی اور شہر میں تعلیم کے لئے بھیجتا ہے تو وہ کمزوری ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے۔ بلکہ میں کہوں گا۔ کہ ہر وہ احمدی جو توفیق رکھتا ہے۔ کہ اپنے لڑکے کو تعلیم کے لئے قادیان (حال لاہور) میں بھیج سکے۔ خواہ اس کے گھر میں ہی کالج ہو۔ اگر وہ نہیں بھیجتا اور اپنے شہر میں ہی تعلیم دلواتا ہے۔ تو وہ بھی کمزوری ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے" الفضل ۲۰ رمئی ۱۹۴۴ء

الیف۔ اے اور الیف۔ ایس سی کا کالج میں داخلہ ۱۰ رجون ۱۹۵۰ء سے شروع ہے۔ اور دس دن تک جاری رہے گا۔ مزید معلومات کے لئے کالج سے پراسپکٹس طلب فرمائیں۔ (پرنسپل)

پنجاب میں چاند نظر نہیں آیا

لاہور ۱۶ جون۔ پنجاب کی رویت ہلال کمیٹی کی اطلاع کے مطابق کل یعنی ہفتے کو روزہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ پنجاب میں کہیں چاند نظر نہیں آیا۔ یاد رہے کہ کراچی اور پشاور میں چاند نظر آگیا تھا۔

ممالک اسلامی کی خبریں

دمشق ۱۶ جون۔ ایک سرکاری ترجمان نے یہاں اس امر کی تردید کی ہے۔ کہ اردن کے وزیر دفاع فوزی الملکی پاشا نے حکومت شام پر زور دیا ہے۔ کہ وہ عرب لیگ سے اردن کے اخراج کے خلاف ووٹ دے۔ (استار)

بغداد ۱۶ جون بین الاقوامی بنک نے برائے تعمیرات عراق کی مزید ایک کروڑ تیس لاکھ ڈالر کے قرضے کی درخواست منظور کر دی ہے۔

بیروت ۱۶ جون۔ امور خارجہ کے ڈائریکٹر جنرل فواد عموق کی اطلاع کے مطابق عرب عدالت کے قیام کے سلسلے میں ابتدائی کام ختم ہو چکا ہے۔ قانونی مسودے تیار کئے جا رہے ہیں۔ استار۔

طرابلس ۱۶ جون۔ آئندہ سال میں یہاں نرسنگ کالج کھولنے

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور میں طبع کرا کر ۳ میکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

کا

ایک پرانا رویا

فرمودہ ۶ رمئی ۱۹۴۸ء بمقام رتن باغ لاہور

مرتبہ ۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۶ رمئی ۱۹۴۸ء کو رتن باغ لاہور کے اس ہال میں جہاں نمازیں اور ملاقاتیں وغیرہ ہوا کرتی تھیں مندرجہ ذیل رویا اس قافلہ کے احباب کے سامنے بیان فرمایا تھا۔ جو ۱۱ رمئی ۱۹۴۸ء کو لاہور سے قادیان گیا۔ اس قافلہ کے ۳۴ افراد تھے۔ جن میں سے ۲۹ دوست تو اس مجلس میں شریک تھے۔ لیکن پانچ دوست کہیں ادھر ادھر گئے ہوئے تھے۔ یہ رویا اس وقت لکھا نہیں گیا تھا۔ اور نہ الفضل میں اب تک شائع ہوا۔ لیکن چونکہ یہ رویا اہم تھا۔ اس لئے میں نے قادیان میں بعض دوستوں کو خطوط لکھے۔ کہ وہ اس قافلہ کے تمام اصحاب سے فرداً فرداً دریافت کر کے یہ رویا اپنی مکمل صورت میں (جہاں تک ان کی یادداشت کام کرتی ہو) مرتب کر کے مجھے بھجوائیں۔ تاکہ اسے الفضل میں شائع کرا دیا جائے۔ اس خط و کتابت کے نتیجہ میں حضور کے رویا کے جو الفاظ مجھے قادیان سے موصول ہوئے ہیں۔ وہ حضور کے ملاحظہ اور نظر ثانی کے بعد احباب کی آگاہی کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

بعض نصائح کے بعد حضور نے فرمایا

آج شب میں نے رویا میں دیکھا کہ ہم قادیان گئے ہیں۔ اور ہمارے ساتھ بہت سے اور لوگ بھی ہیں۔ جن میں بعض احمدی ہیں۔ اور بعض دوسرے لوگ ہیں۔ ہم قادیان میں اس راستہ سے داخل ہوئے ہیں۔ جو میاں بشیر احمد صاحب کے فارم کے اوپر سے ہو کر سٹیشن کی طرف جاتا ہے۔ پھر ہم چوہدری فتح محمد صاحب سیال کی کوٹھی کی طرف سے ہو کر دارالانوار والی سڑک پر سے قادیان میں اس گلی سے شہر میں داخل ہوئے۔ جس گلی میں مولوی سید سرور شاہ صاحب مرحوم کا اور بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کا مکان ہے۔

مکرم حاجی محمد الدین صاحب آف تہال حال درویش قادیان نے بیان کیا کہ حضور نے اس رویا کے آخر میں یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ جب ہم قادیان میں داخل ہونے لگے۔ تو پولیس یا ملٹری نے ہمیں روک لیا

ضروری نوٹ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں جب میں نے رویا پیش کیا۔ تو حضور نے ملاحظہ کے بعد رویا کے آخری حصہ کے متعلق تحریر فرمایا۔ کہ

"روک لیا نہیں بلکہ روکنا چاہا کیونکہ بعد میں میں نے اپنے آپ کو قادیان کے احمدی محلہ میں دیکھا"

اور باقی حصہ کے متعلق تحریر فرمایا کہ "درست ہے"۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا یہ رویا اپنے ایک بطن کے لحاظ سے پورا بھی ہو چکا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ مکرم بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی فرماتے ہیں کہ ہم نے ۱۱ رمئی کو لاہور سے آتے ہوئے بٹالہ کے قریب پہنچ کر یہ فیصلہ کیا تھا کہ ہم کالج والی سڑک پر سے شہر میں داخل ہوں گے۔ اور تمام دوستوں کی متفقہ طور پر یہی رائے تھی۔ مگر جب ہم ریلوے لائن کے قریب پہنچے۔ تو قادیان کی ملٹری اور پولیس ریلوے لائن کے پاس موجود تھی۔ ہمیں لاریوں سے اترنا پڑا اور پولیس کے حکم کے ماتحت ہمیں اسی راستہ سے قادیان میں داخل ہونا پڑا۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو رویا میں دکھایا گیا تھا۔ چنانچہ قادیان پہنچ کر مکرم بھائی جی نے دوستوں کو مبارکباد دی کہ حضور کا رویا ایک رنگ میں پورا ہو گیا ہے۔ اور انہوں نے اس کا ذکر اپنے ایک خط میں بھی کیا جو انہی دنوں الفضل میں شائع ہو گیا تھا۔ لیکن چونکہ اللہ تعالےٰ کی سنت کے مطابق بعض دفعہ پیشگوئیوں کا مختلف رنگوں میں ظہور ہوتا ہے۔ اس لئے اسے الفضل میں شائع کیا جا رہا ہے۔ تاکہ اگر اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس کا ظہور کسی اور رنگ میں بھی مقدر ہے۔ تو وقت پر یہ رویا پورا ہو کر احباب کے ازدیاد ایمان کا موجب بنے۔ ۴۴

تقرر امراء جماعت ہائے احمدیہ پاکستان

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل امراء و نائب امراء جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کا تقرر ۳۰ راپریل ۵۳ء تک منظور فرما لیا ہے۔ جو بغرض اطلاع شائع کئے جاتے ہیں۔ جماعت ہائے احمدیہ متعلقہ نوٹ کر لیں۔ ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

نمبر شمار	نام جماعت	عہدہ	اسماء امراء و نائب امراء
۱	جہلم شہر	امیر	سید زمان صاحب ریٹائرڈ ایچ۔ وی۔ H.V. محلہ مستریان جہلم
۲	سید والا ضلع شیخوپورہ	"	میاں علی محمد صاحب کھوکھر
۳	گجرات	"	ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی ایڈووکیٹ
۴	لائل پور	"	شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ
۵	گوجرانوالہ	"	پیر محمد بخش صاحب "
		نائب امیر	مولوی غلام مصطفےٰ صاحب
۶	کراچی شہر	امیر	چوہدری محمد عبد اللہ خان صاحب
		نائب امیر	" بشیر احمد صاحب
۷	لاہور شہر	امیر	شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ
		نائب امیر	قاضی محمد اسلم صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج
۸	آنبہ ضلع شیخوپورہ	امیر	سید لال شاہ صاحب
		نائب امیر	منشی محمد دین صاحب
۹	نوشہرہ کینٹ	امیر	مرزا غلام حیدر صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ

اخراج از جماعت و مقاطعہ

نظارت ہذا میں یہ شکایت موصول ہوئی کہ ایک شخص نامی حکیم نور محمد جماعت احمدیہ میلسی آئے جو اپنے آپ کو احمدی ظاہر کرتے تھے۔ اور انہوں نے کچھ اپنے اشتہار بھی چھپوائے ہوئے تھے۔ (یہ اشتہار نظارت ہذا میں بھی آئے ہیں۔ وہاں سے بعض لوگوں کو دھوکہ دے کر روپیہ لے گئے ہیں۔

بعد تحقیقات ثابت ہوا کہ نور محمد مذکور اسی قسم کی تحریک کی وجہ سے پہلے بھی دو دفعہ جماعت سے خارج کئے جا چکے ہیں۔ اور آئندہ اس قسم کی حرکات سے باز رہنے کے عہد پر معافی ہوئی تھی۔ اب پھر انہوں نے وہ ہی وطیرہ اختیار کر لیا ہے۔ انہوں نے طبابت وغیرہ علم کسی مدرسہ سے نہیں پڑھا۔ اور نہ ہی وہ سند یافتہ ہیں۔ یونہی اپنے آپ کو سند یافتہ اور حکیم ظاہر کرتے ہیں۔ اور لوگوں کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ یہ میاں کرم الٰہی صاحب جراح کے لڑکے اور گوجرانوالہ کے رہنے والے ہیں۔ لہٰذا ان کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی منظوری سے ہمیشہ کے لئے اخراج از جماعت اور مقاطعہ کی سزا دی جاتی ہے۔ نیز یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو شخص ان کی سفارش آئندہ کرے گا۔ وہ خود بھی خدا تعالےٰ کے سامنے مجرم ہو گا۔ احباب اس اعلان کی پوری تعمیل کریں۔ ناظر امور عامہ

ضروری اعلان

جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کو متعدد مرتبہ بذریعہ خطوط اور الفضل توجہ دلائی جا چکی ہے کہ مردم شماری کی فہرستیں تیار کر کے بھجوائی جائیں۔ مگر افسوس کہ بہت کم جماعتوں نے اس طرف توجہ دی ہے۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے بھی تمام جماعتوں سے مردم شماری بھجوانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اور صرف ۱۲ جماعتوں نے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو فہرستیں بھیجی ہیں۔ اس اعلان کے ذریعہ ایسی جماعتوں کو جنہوں نے ابھی فہرستیں نہیں بھیجیں توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ جلد از جلد مردم شماری کر کے ایک ایک فہرست مجھے اور ایک ایک خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو بھجوا دیں۔ (امیر جماعت ہائے احمدیہ گوجرانوالہ)

۴۴ اس قافلہ کے امیر حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب تھے۔ جو اس وقت قادیان میں ناظر تعلیم و تربیت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

روزنامہ الفضل لاہور
۱۷ جون ۱۹۵۰ء

مسلمان گر نا مسلمان

مشہور لطیفہ ہے کہ ایک بہادر پٹھان نے ایک "کافر" کو پکڑ لیا۔ اور تلوار سونت کر اس سے مطالبہ کیا۔ کہ او کافر پڑھو کلمہ" جب بیچارے کافر نے دیکھا کہ جان سے ہاتھ دھونے پڑتے ہیں۔ تو کہنے لگا "اچھا خان صاحب پڑھائیے کلمہ" اس پر خان صاحب بولے تو ہمیں خود نہیں آتا۔

پاکستان کی دستور ساز مجلس نے قرارداد مقاصد پاس کر دی ہے۔ مودودی صاحب اور آپ کی جماعت کہتی ہے۔ کہ اب پاکستان کی ریاست مسلمان ہو گئی ہے۔ کیونکہ اس نے کلمہ پڑھ لیا ہے۔ مگر جس قیادت نے اس کو مسلمان کیا ہے۔ اس کو ہٹا کر مسلمان قیادت برسر اقتدار لانی چاہئیے۔ ہمیں اس بات کی سمجھ نہیں آتی۔ کہ جس قیادت نے پاکستانی ریاست کو مسلمان بنا دیا ہے۔ وہ خود مسلمان کیوں نہیں ہے۔ اور اگر وہ مسلمان نہیں ہے۔ یعنی اس کو خود کلمہ نہیں آتا۔ تو وہ ریاست کو کلمہ پڑھانے میں کس طرح کامیاب ہو گئی ہے۔ یعنی اگر دستور ساز مجلس کو خود کلمہ نہیں آتا۔ تو ریاست کو بھی وہ کلمہ نہیں پڑھا سکی۔ اور اگر اس کو کلمہ آتا ہے۔ تو اس کو مسلمان کرنے کے کیا معنے ہیں۔ یہ تو اسی طرح کی بات ہے۔ کہ ہم پہلے تو یہ تسلیم کر لیں۔ کہ ایک بجھے ہوئے چراغ نے کمرے کو بقعۂ نور بنا دیا ہے۔ اور پھر چراغ کو روشن کرنے کی فکر کریں۔

پھر بات اسی طرح کی ہے کہ ہم آم کی گٹھلی سے کہیں کہ پہلے آم پیدا کر پھر بور پھر پتے پھر ٹہنیاں پھر تنا اور پھر زمین میں جڑیں استوار کر۔ اس طرح آم کا ایک شاندار درخت پیدا ہو جائے گا۔ حضرت آدم سے لے کر تا ایندم جب بھی اسلام کا درخت لگایا گیا ہے۔ تو وہ فطری طریقہ سے ہی لگایا گیا ہے۔ یعنی بیج نے پہلے زمین میں جڑ پکڑی ہے۔ پھر تنا ٹہنیاں پتے نکلے ہیں۔ اور اس کے بعد بور یا پھول پیدا ہوئے ہیں۔ اور بور یا پھول سے پھل پیدا ہوا ہے۔ آج تک کبھی ایک بار بھی یہ نہیں ہوا کہ پہلے تو قرارداد مقاصد حکومت نے پاس کی ہو۔ اور اس کے بعد قرارداد مقاصد کو پاس کرنے والوں کو مومن بنایا گیا ہو۔

خدائی تحریکوں پر ہی کیا منحصر ہے۔ لادینی تحریکیں بھی کسی قدر وہی کامیاب ہوتی ہیں جن کے اصولوں کو ماننے والوں کی اکثریت ملک میں پہلے موجود ہو جاتی ہے۔ یہ کبھی نہیں ہوا کہ تحریک کے اصولوں پر حکومت تو پہلے بنائی گئی ہو۔ اور بعد میں حکومت کے ارکان کو تحریک پر ایمان لانے یا دوسروں کے لئے جگہ خالی کرنے کو کہا گیا ہو۔ تاریخ میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

ایک مثال سے اس کو سمجھنا چاہئیے۔ ممانعت شراب کا حکم مدینہ منورہ میں بھی دیا گیا تھا اور امریکہ میں بھی۔ مدینہ منورہ میں اس لئے کامیاب ہوا کہ جن لوگوں کو یہ حکم دیا گیا تھا۔ ان کو اس تحریک پر پورا پورا ایمان حاصل ہو چکا تھا۔ جس تحریک کے زیر اثر یہ حکم دیا گیا تھا لیکن امریکہ میں یہ اس لئے ناکام ہوا کہ اس حکومت کے کاروبار پر عوام کو یقین نہیں تھا اسلامی تحریک کا حکم اتنا کامیاب ہوا کہ آج تک مسلمانوں کی اکثر اکثریت شراب سے پرہیز کرتی ہے لیکن امریکی حکومت کا حکم حقیقت یہ ہے کہ ایک دن بھی کامیاب نہیں ہوا۔

بات یہ ہے کہ ہر قسم کی کامیابی کے لئے جو فطری طریقے اللہ تعالیٰ نے روز ازل سے مقرر کر دیئے ہیں۔ ان سے ہٹ کر کامیابی ممکن نہیں اور اگر چند لمحوں کے لئے ہو بھی تو صرف چند لمحوں کے لئے ہی ہوگی۔ جو نہ ہونے کے برابر ہے امریکہ کے غلط تجربہ کا نتیجہ ہے۔ کہ اب بھی شاید صدیوں تک وہاں ممانعت کی تحریک کامیاب نہ ہو سکے۔

دینی اور دنیاوی تحریکوں میں یہ عظیم فرق ہے کہ دینی تحریک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے جو فاطر السموات والارض ہے۔ اس لئے اس کا طریق کار فطری ہوتا ہے۔ اور خواہ لوگ بودی تحریک کو بعد میں چلانے کے ناقابل ہو جائیں۔ پھر بھی الٰہی تحریک کا اثر قائم و دائم ہوتا ہے۔ آپ دیکھتے ہیں کہ فطری طور پر آہستہ آہستہ جو عادتیں کسی قوم میں نشو و نما پا جاتی ہیں۔ وہ مشکل جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی تحریک چلانے کے لئے اس فطری قانون کو استعمال کرتا ہے۔ پہلے وہ ایک انسان کو جس میں اس کا پیغام اپنانے کی بدرجہ اتم صلاحیت ہوتی ہے چن لیتا ہے۔ اور پھر اس کے گرد ایسی سعید روحوں کو جمع کر دیتا ہے۔ جو اس پیغام کو اپنانے کی فطری صلاحیت رکھتی ہیں۔ پھر ان کے زیر اثر ان سے کمتر صلاحیت رکھنے والی روحیں تربیت پاتی ہیں اس طرح بتدریج ایک دانہ سے سینکڑوں اور سینکڑوں سے لاکھوں دانے بن جاتے ہیں۔

دراصل الٰہی تحریکیں کبھی ناکام نہیں ہوتیں۔ جو جو تعلیم مختلف اوقات اور مختلف اقوام میں خدا تعالیٰ کے بندے لاتے رہے ہیں۔ وہ اپنا دیرپا اثر چھوڑتی رہی ہے تب کہیں جا کر انسان کی ذہنیت تمدن و تہذیب کے اس درجہ پر پہونچی جو آج ہم انسانی سوسائٹی میں دیکھ رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ الٰہی تحریک فطری طریق سے شروع ہوتی ہے۔ فطری طریق سے نشو و نما پاتی ہے۔ اور آخر انسان کی ذہنیت میں جاودانی طور پر مستحکم ہو جاتی ہے۔

اس کے خلاف انسان چونکہ انسانی فطرت کا پورا پورا علم نہیں رکھتے۔ اس لئے جو تحریک وہ اپنی طرف سے چلاتے ہیں۔ وہ دائمی جاودانی نہیں ہو سکتی۔ ایسی تحریکیں بظاہر فطری اصولوں پر ہوتی ہیں۔ لیکن تمام فطری گہرائیوں پر دسترس نہ ہونے کی وجہ سے افراط و تفریط کا شکار ہو جاتی ہیں۔ اس لئے دیرپا نہیں ہوتیں۔ کچھ دیر ہنگامہ آرائی کر کے اور فتنہ و فساد اٹھا کر سٹ جاتی ہیں۔

ان حقائق کو پیش نظر رکھیں تو یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ کہ اسلام کے احیاء و تجدید کے لئے بھی جو تحریک برپا ہو ضرور ہے کہ وہ اسی طریق پر ہو جو فطری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جو فرمایا ہے کہ ہم نے قرآن اتارا ہے اور ہمیں اس کے محافظ ہیں۔ اس کے بھی یہی معنے ہیں۔ کہ اس الٰہی تحریک کی احیاء و تجدید بھی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اور وہ اسکو اسی فطری طریق پر ہی بروئے کار لاتا ہے۔ جس طرح آغاز میں انبیاء علیہم السلام کی تحریکوں کو بروئے کار لاتا ہے۔ اس امر کی تائید حدیث مجددین سے بھی ہوتی ہے۔ مندرجہ بالا صریح نص کی موجودگی میں حدیث مجددین کی صحت غیر مشتبہ ہو گئی ہے۔

اس طرح عقلاً اور نقلاً دونوں طرح سے اسلام کے احیاء و تجدید کا وہ طریق جس کا انحصار حکومت سے قرارداد مقاصد پاس کرانے پر ہو سراسر غلط ہے۔ احیاء و تجدید اسلام کی کوئی تحریک جو اس طریقے سے برپا کرنے کی کوشش کی جائیگی غیر فطری ہونے کی وجہ سے ہی یقیناً ناکام ہوگی۔ اور اس کا بھی وہی حشر ہوگا۔ جو لادینی دنیاوی تحریکوں کا ہوتا ہے۔ کہ چار دن کے لئے ہنگامہ آرائی کو ضرور ہو جاتی ہے۔ مگر دیرپا نہیں ہوتی۔ انگریزی مثل کے مطابق ایسی تحریک گاڑی کو گھوڑے کے آگے جوتنے کے مترادف ہے کہ گاڑی بھی موجود ہے۔ اور گھوڑا بھی۔ مگر جس غرض کے لئے انہیں مہیا کیا گیا ہے۔ وہ سرانجام نہیں ہو پاتی محض اس لئے کہ دونوں کا محل و توقع غلط ہو گیا ہے۔

جیسا کہ ہم نے عرض کیا ہے اسلام کی تمام تاریخ میں ایک بھی ایسی مثال نہیں ملتی۔ کہ اسلامی تحریک کے احیاء و تجدید سے حکومت نے پہلے قرارداد مقاصد پاس کی ہو۔ دراصل یہ لادینی جمہوریتوں کا طریق ہے۔ کہ دستور بنانے سے پہلے قرارداد مقاصد وضع کی جاتی ہے۔ اور پھر اس کی روشنی میں دستور بنایا جاتا ہے۔ اور پھر خود اس کے واضعین پر دستور کی پابندی واجب کی جاتی ہے۔ ہمیں اس پر اعتراض نہیں کہ ایسا کیوں کیا گیا ہے لیکن جیسا کہ ہم نے شروع میں عرض کیا ہے۔ ہمیں یہ بات عجیب معلوم ہوتی ہے۔ کہ یہ کہہ کر۔ کہ قرارداد مقاصد پاس کر کے دستور ساز مجلس نے پاکستانی ریاست کو مسلمان کر دیا ہے۔ اور پھر اسی چیز کو بنیاد ٹھہرا کر مطالبہ کیا جاتا ہے۔ کہ وہی لوگ جنہوں نے ریاست کو کلمہ پڑھایا ہے اب خود بھی کلمہ پڑھیں۔ مطالبات کی ہنگامہ آرائی کی جا رہی ہے۔

سوال یہ ہے کہ قرارداد مقاصد پاس ہونے سے اگر ریاست مسلمان ہو گئی ہے۔ تو یقیناً اس مجلس کے اراکین جس نے یہ قرارداد مقاصد پاس کی ہے مسلمان ہیں۔ کیونکہ ایک غیر مسلم غیر مسلمان کو مسلمان نہیں کر سکتی۔ (زیادہ سے زیادہ دستور ساز مجلس کے اراکین میں چند غیر مسلم بھی ہیں) اور ضروری نہیں کہ انہیں [illegible] مسلمان کیا جائے۔ یا ان کی [illegible] جگہ مسلمان مقرر کئے جائیں۔ اور اگر ان کو مسلمان کرنا ضروری ہے۔ یا ان کو ہٹا کر ان کی جگہ مسلمان مقرر کرنے ضروری ہیں تو ظاہر ہے۔ ان اراکین کی پاس کردہ قرارداد مقاصد سے ریاست مسلمان نہیں ہوئی۔ اس لئے مودودی صاحب کا اپنے بیان میں یہ فرمانا عجیب و غریب معلوم ہوتا ہے

> دستور ساز اسمبلی میں قرارداد مقاصد پاس ہو جانے کے بعد ریاست پاکستان ایک اسلامی ریاست بن چکی ہے۔ اور اب ہمارے لئے دوسرا اہم مرحلہ یہ ہے کہ حکومت پاکستان کو بھی ایک اسلامی حکومت میں تبدیل کر دیا جائے

یعنی جس حکومت نے ریاست کو [illegible] دیا ہے اب اسکو مسلمان کیا جائے۔

اسرائیلی حکومت کا قیام ——— عمل میں کیوں آیا؟

وقت کے ایک اہم ترین سوال کا جواب

(۲)

(از مکرم شیخ عبد القادر صاحب لائل پور)

اسرائیلی حکومت کا قیام اور قرآن مجید

آیئے ایک اور زاویۂ نگاہ سے اس سوال پر غور کریں۔ یہ تو بتایئے کہاں لکھا ہے۔ کہ یہود کی حکومت عارضی طور پر ایک محدود عرصہ کے لئے بھی قائم نہیں ہو سکتی۔ مسلمان کی نامسلمانی چاہے کس درجہ پر پہنچ جائے۔ یہود کے بھی کان کترنے لگے۔ سرزمین انبیاء پر حکومت کا حق بلا شرکت غیرے اسی کا ہے۔ یہود و نصاریٰ کون ہیں۔ رنگ میں بھنگ ڈالنے والے۔

آیئے ہم آپ کو بتائیں۔ کہ قرآن مجید میں جہاں لکھا ہے۔ کہ یہود کی حکومت قائم نہیں ہو سکتی۔ وہیں ایک "استثنےٰ" بھی موجود ہے۔ شاندار ماضی کے پرستار نے کبھی اپنے نشۂ اقتدار میں اس استثنےٰ پر غور کی تکلیف گوارا نہ کی۔ ورنہ یہ سوال اسے اس درجہ پریشان نہ کرتا۔ کہ اس نے خدا رسولؐ کو بھی مشکوک نگاہوں سے دیکھنا شروع کر دیا۔

خدائے احکم الحاکمین قرآن کریم میں یہود کی قسمت کا فیصلہ بایں الفاظ کرتے ہیں۔ وضربت علیہم الذلۃ اینما ثقفوا الا بحبل من اللہ و حبل من الناس...... الخ

(۱) ان لوگوں پر جہاں کہیں بھی پائے جائیں، ذلت و مسکنت مسلط کر دی گئی۔ ہاں اگر "حبل اللہ" کو تھام لیں۔ (یعنی اسلام کی پناہ میں آجائیں۔ یا "حبل الناس" اختیار کریں۔ (یعنی دوسری قوموں کی پناہ میں قرار و ثبات یا اقتدار حاصل کریں) تو اور بات ہے۔ (انجام کار) یہ خدا کا غضب لے کر لوٹیں گے۔ کیونکہ ان پر محتاجی و مسکینی واجب کر دی گئی۔ (آل عمران آیت نمبر ۱۱۱)

اذ تاذن ربک لیبعثن علیہم الی یوم القیامۃ من یسومہم سوء العذاب

(۲) تیرے رب نے خبر دے دی کہ ان پر قیامت کے دن تک ایسے لوگوں کو اٹھاتا رہے گا۔ جو ان کو ذلیل کن عذاب دیا کریں گے۔ (سورہ اعراف آیت نمبر ۱۶۷)

اخذ کردہ نتائج

ان دونوں آیات سے مندرجہ ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں۔ اول: یہود پر ذلت اور مسکنت مسلط کر دی گئی۔ قیامت تک ان پر ایسے لوگ اٹھتے رہیں گے۔ جو ان کو ذلیل کن عذاب دیں گے۔

دوم: یہود قرار و ثبات یا اقتدار صرف اس صورت میں حاصل کر سکتے ہیں۔ کہ اسلام قبول کر لیں۔ یا اسلامی حکومت کے زیر سایہ آجائیں۔

سوم: یا پھر یہ صورت ہے۔ کہ دنیا کی قومیں مل ملا کر اپنی قوت طاقت اور تصرف علی الارض کے بل بوتے پر ان کو برسر اقتدار کر دیں۔

چہارم: یہ اقتدار بھی دوامی رنگ اختیار نہیں کر سکتا۔ عارضی ہوگا۔ انجام کار ذلت و ادبار کی مار ان پر ماری جائے گی۔ کوئی نہ کوئی قوم ان کو ذلیل کن عذاب دینے کے لئے ان پر مسلط کر دی جائیگی۔

نتائج کی وضاحت

ان اخذ کردہ نتائج پر غور کیجئے۔ ہر زمانہ میں یہود کو عذاب دینے کے لئے کوئی نہ کوئی جابر حکمران اٹھتا رہا۔ اس سلسلہ کی آخری کڑیوں میں ایک کڑی ہٹلر تھا۔ جو پچاس لاکھ یہود کی تباہی اور بربادی کا ذمہ وار ہے۔ ہاں جب یہود اسلامی حکومت کے زیر سایہ رہے۔ آرام پاتے رہے۔ پندرھویں صدی کے اخیر میں سپین کے دھتکارے ہوئے یہود کو دولت عثمانیہ پناہ دیتی رہی۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور یہود کے مابین جو معاہدہ ہوا۔ اس میں یہ الفاظ ہیں:

"یہودیوں کو کسی قسم کی تکلیف نہیں دی جائیگی۔ نہ کسی دشمن کو ان کے خلاف مدد دی جائے گی۔"

پھر جو یہود اسلام لے آئے۔ وہ دوسرے مسلمانوں کے ساتھ مل کر دنیا پر حکومت کرتے رہے۔ ان کا وہ حصہ جو ہندوستان کے شمال مغربی سرحدی علاقہ میں بادشاہان اسور و بابل نے لا آباد کیا۔ یعنی قوم افاغنہ وہ اسلام قبول کر کے آج تک برسر حکومت ہے۔

یوں قرآن شریف کی پیشگوئی کہ یہود حبل اللہ کو تھام کر یعنی اسلام قبول کر کے یا اسلامی حکومت کی پناہ میں آکر قرار و ثبات یا اقتدار حاصل کر سکتے ہیں۔ صاف پوری ہوئی۔ دوسری صورت جو "حبل الناس" سے تعلق رکھتی ہے۔ موجودہ زمانہ میں پیدا ہوئی۔ جب روس انگریز اور امریکہ نے مل کر ایک گہری سازش کے ماتحت یہود کو فلسطین میں زیادہ سے زیادہ لا آباد کیا۔ اور پھر اقتدار دلایا۔ کون کہتا ہے۔ کہ فلسطین کے ایک حصہ میں یہود نامسعود حکومت کر رہے ہیں۔ پردۂ زنگاری ذرا اٹھایئے۔ اسرائیل کے لباس میں امریکہ انگریز اور روس نظر آئیں گے۔

سچ فرمایا صادق و مصدوق رسول مدنی صلعم نے کہ جب دجال نکلے گا۔ تو اس کے ساتھ "جنود الیہود" یعنی یہودیوں کے لاؤ لشکر ہوں گے۔ جو دجال کی اطاعت و پیروی میں چلیں گے۔ (کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۹۷ ح ۲۰۶۵)

آج ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ یہود محض اپنی طاقت کے بل بوتے پر نہیں بلکہ ان دجالی اقوام کے سہارے برسر اقتدار لائے گئے۔ اور مسلمانوں پر مسلط کئے گئے۔ قرآن حکیم کی پیشگوئی کے مطابق یہ اقتدار دوامی نہیں ہو سکتا۔ یہود کو ذلیل کن عذاب دینے کے لئے کوئی نہ کوئی طاقت ضرور کھڑی ہوگی۔ اس لئے اب یا تو یہود اسلام لا کر فلسطین میں مسلمانوں کے ساتھ مل کر قرار و ثبات حاصل کر سکتے ہیں۔ یا فلسطین سے نکال دئے جائیں گے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ یہ اخراج مسلمانوں ہی کے ذریعہ مقدر ہو۔ کیونکہ مسلمانوں کے موجودہ مصائب دراصل ایک بہت بڑا اپریشن ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ ان کی عروق مردہ میں صالح خون دوڑا کر ان کو نئی زندگی دے کر ایک صالح قوم بنایا جائے۔ پھر ارض مقدس پر اقتدار انہیں صالحین کا ہوگا۔ جو پیشتر ازیں تیرہ صد سال سریر آرائے حکومت رہے۔

حدیث کی پیشگوئی

اس سلسلہ میں حدیث کی ایک پیشگوئی درج ذیل ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ آخری زمانہ میں یہود اور مسلمانوں میں جنگ ہوگی۔ جس میں یہود شکست کھائیں گے۔ اور چن چن کر مارے جائیں گے۔ پیشگوئی کے متن کا ترجمہ درج ذیل ہے:-

"ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ مسلمانوں اور یہودیوں میں ایک جنگ ہوگی۔ اس جنگ میں مسلمان یہودیوں پر غالب آئیں گے۔ اور ان کو ماریں گے۔ اگر کوئی یہودی کسی درخت یا پتھر کی آڑ لے کر چھپا بیٹھا ہوگا۔ تو وہ درخت یا پتھر بزبان حال پکار اٹھے گا۔ کہ اے مسلمان اے خدا کے بندے یہ دیکھ میری آڑ میں یہودی ہے۔ آ اور اس کو قتل کردے"

(تجرید بخاری صفحہ ۵۴۲ و مشکوٰۃ کتاب الفتن)

سورہ انبیاءؑ کی ایک پیشگوئی

اسرائیل کے ماضی حال اور مستقبل کے متعلق اوپر جو کچھ پیش کیا گیا ہے۔ اس کی تائید قرآن مجید میں سورہ انبیاء کی ایک پیشگوئی سے بھی ہوتی ہے۔ یہ پیشگوئی پیش کرنے سے پیشتر اسرائیلی تاریخ ذرا سامنے رکھیئے۔ اوراق الٹیئے دیکھیئے۔ یہی قوم یہود ہے۔ طیطس رومی کے ہاتھوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے چالیس سال بعد عذاب دی جاتی ہے۔ اگست کا مہینہ ہے۔ کہ چار ماہ کے مسلسل محاصرہ کے بعد یہود میں مقابلہ کی اب تاب نہیں۔ بیت المقدس جلایا جاتا ہے۔ یروشلم خاک و خاکستر ہوگیا۔ یہودی مورخ یوسیفس کی زبانی یروشلم اور اردگرد کے علاقہ میں گیارہ لاکھ یہودی مارا گیا۔ اس بیان کو مبالغہ سمجھنے والے مورخ بھی کہتے ہیں۔ کہ تین چار لاکھ سے کم کیا ہوں گے۔ یہ عذاب خرمن یہود پر بجلی بن کر گرا۔ اس کے بعد ان کو کبھی قرار نصیب نہ ہوا۔ یہود کے لئے خدا کی فراخ زمین تنگ ہو گئی۔ ارض فلسطین پر یہ دوبارہ غلبہ و اقتدار حاصل نہ کر سکے۔ دربدر کی ٹھوکریں کھاتے رہے۔ اور بالکل منتشر حالت میں رہے۔ تا آنکہ موجودہ زمانہ میں یہ دوبارہ ارض مقدس میں جمع ہوئے۔ قرآن کریم میں یروشلم کی اس آخری تباہی مسلمانوں کی جگہ یاجوج ماجوج اقوام کا دنیا پر اقتدار اور ان کے زیر سایہ بنی اسرائیل کی واپسی کا ذکر بایں الفاظ کیا گیا۔

حرام علیٰ قریۃ اھلکنھا انھم لا یرجعون حتیٰ اذا فتحت یاجوج وماجوج وھم من کل حدب ینسلون۔

"یہ امر لازم ہے۔ کہ جس شہر (یعنی یروشلم) کو ہم نے تباہ و برباد کر دیا۔ اب اس کے بسنے والے اس میں واپس لوٹ کر نہیں آئیں گے۔ یہاں تک کہ یاجوج ماجوج کا (سیل بے پناہ) کھول دیا جائے۔ اور وہ دنیا کی سب بلندیوں یعنی حکومتوں پر چھا جائیں۔"

(سورہ انبیاء آیت ۹۵ تا ۹۷)

یاجوج ماجوج سے مراد یورپ و امریکہ کی قومیں ہیں۔ بائیبل میں لکھا ہے کہ روس۔ ماسکو اور توبالسک کا سردار یاجوج ہے۔ اور اس سرزمین (یعنی یورپ) کا باقی حصہ ماجوج کے پاس ہے۔

(ملاحظہ ہو حزقی ایل ۳۸/۱ ، ۳۹/۱ باب)

ڈاکٹر اقبال انہی قوموں کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ ؎

کھل گئے یاجوج اور ماجوج کے لشکر تمام
چشم مسلم دیکھ لے تفسیر حرف ینسلون

قرآن مجید کی مذکورہ پیشگوئی سے صاف ظاہر ہے۔ کہ یاجوج ماجوج اپنے زمانۂ اقتدار میں ارض مقدس میں بنی اسرائیل کو دوبارہ لا بسائیں گے۔ ان آیات کے بعد یہ ذکر ہے۔ کہ انجام کار یہ زمین صالحین کو دی جائیگی۔ جو کہ خدا تعالےٰ کے عبادت گذار بندے ہوں گے

(ملاحظہ ہو سورہ انبیاء آیت نمبر ۱۰۵)

جس سے اظہر من الشمس ہے۔ کہ جب مسلمان صالحیت اور صلاحیت پیدا کر لیں گے۔ یہ زمین ان کو واپس لوٹا دی جائے گی۔

اس کے علاوہ سورہ بنی اسرائیل میں بھی یہی پیشگوئی ہے۔ کہ بنی اسرائیل ارض فلسطین سے بے دخلی کے بعد دوبارہ اس میں آباد کئے جائیں گے۔ فرمایا۔

واذا جاء وعد الاٰخرۃ جئنا بکم لفیفا (آیت نمبر ۱۰۴)

یعنی جب آخری زمانہ کا وعدہ پورا ہونے کو آئے گا۔ بنی اسرائیل کو سب جگہ سے اکٹھا کر کے ارض مقدس میں لا بسایا جائے گا۔ آخری وعدہ سے مراد مسیح موعود کا نزول ہے۔ (تفسیر فتح البیان)

یعنی ان کے زمانہ میں یہ واقع ہوگا۔

ان پیشگوئیوں سے ظاہر ہے۔ کہ ارض فلسطین میں یہود کا آباد ہونا امر مقدر تھا۔ اور یہ بھی مقدر ہے۔ ہے۔ کہ مسلمانوں کے صالح بن جانے کے بعد ارض فلسطین ان کو واپس لوٹا دی جائے۔ اب یہ ہمارا کام ہے۔ کہ اس عرصہ کو محدود کر دیں۔ یا ممتد کر دیں۔

مجالس خدام احمدیہ کی سرگرمیاں (۵)

پنڈ دادنخان بعد نماز مغرب درس ہوتا رہا۔ تربیتی اجلاس منعقد کئے جاتے رہے یوم التبلیغ منایا گیا۔ مختلف قسم کے تقریباً ۳۰۰۰ ہزار ٹریکٹ تقسیم کئے گئے اور وفود کے ذریعہ تبلیغ کی گئی۔ . . . . احمدیہ لائبریری کا قیام کیا گیا۔ اخبارات کے علاوہ تمام کتب سلسلہ بھی رکھی ہیں۔ لائبریری کو جلانے کی دھمکی دی گئی۔ مگر اللہ تعالےٰ کے فضل سے کچھ نہ کر سکے۔ لائبریری بڑی کامیابی سے چل رہی ہے۔

چک ۲۲۳ گ ب کلیانپور ۔ ہر جمعہ مسجد کی صفائی کی گئی۔ مسجد ہالینڈ اور امریکہ کے چندہ کے وعدے لئے۔ وصولی بھی شروع ہے۔ مجلس کا ماہانہ جلسہ ہؤا۔ ایک تربیتی جلسہ میں خدام کو اجتماعی کام کرنے کی ہدایت کی گئی۔

گوجرانوالہ ۔ تین ہفتہ واری اجلاس ہوئے۔ مختلف موضوع پر مختصر تقاریر کیں پوسٹر بعنوان "پاکستان کا خیر خواہ کون ہے" حیات محمد علی جناح کے در باب تقریباً ۳۰۰ صد کی تعداد میں تمام شہر میں چسپاں کئے گئے دوسرا ٹریکٹ جو کہ ۸ صفحات پر مشتمل تھا۔ ۵۰۰ کی تعداد میں ٹریکٹ کی صورت میں چھپوا کر شہر میں تقسیم کیا گیا۔ لوگوں نے شوق سے پڑھا اس ماہ میں تین اور ٹریکٹ ۲۰۰۰ ہزار کی تعداد میں خدام کے ذریعہ شہر میں تقسیم کئے۔ جن کے عنوان یہ تھے۔ یوم التبلیغ کو تقریباً ۵۰۰ اشتہارات اور ۲۰ کتب خدام نے تقسیم کیں انفرادی طور پر ۲۰۰ اشخاص کو تبلیغ کی۔

گکھڑ نو ۔ ایک سو فٹ لمبی گلی کی صفائی کی گئی۔ دو مسافروں کو راستہ بتایا گیا۔ ۱۰ مہمانوں کی مہمانوازی کی گئی۔ ترجمہ نماز سکھایا جاتا رہا ۵۵ خدام وقار عمل میں ہر ہفتہ شامل ہوتے رہے۔ جمعہ کے دن مستورات کے لئے پردہ کا انتظام کیا جاتا رہا۔ فرداً فرداً تبلیغ کی جاتی رہی

چک ۲۷ الف دسندھ) نماز باترجمہ سکھائی جاتی رہی۔ نماز عشاء کی اوسط حاضری ۸ رہی۔ ایک پل کی مرمت کی گئی۔

چکوال: ۔ ہر جمعہ صفائی کی جاتی رہی۔ یوم التبلیغ کے موقعہ پر ٹریکٹ تقسیم کئے گئے اور زبانی تبلیغ بھی کی گئی۔

جھنگ: ۔ پچاس کے قریب ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ دس معزز احباب کو تبلیغ کی۔ ایک زیر تبلیغ دوست کو روزانہ الفضل دیا جاتا رہا۔ راستہ سے روڑے اور کانٹے وغیرہ ہٹائے جاتے رہے۔ دو مسافروں کو راستہ بتلایا۔ خدام نے انفرادی طور پر گھروں کی نالیوں کو صاف کیا روزانہ صبح و شام درس ہوتا رہا

کمالڈیرہ ۔ ۵ مسافروں کو کھانا کھلایا اور راستہ بتلایا۔ راستہ کی صفائی کی گئی۔ ۲ نابینا دل کی مدد کی گئی۔ زیر تبلیغ افراد ۲۔ تعداد تقسیم لٹریچر ۲۔ تعداد اراکین اطفال الاحمدیہ ۲ ہے

چک ۱۲۱ ج ب گوکھووال ۔ ایک بیوہ عورت کی مالی امداد کی گئی۔ راستہ میں پانی کی وجہ سے کیچڑ ہو جاتا تھا۔ اس پر پل بنا کر مٹی ڈالی گئی قرآن مجید ناظرہ کی کلاس جاری کی گئی۔ کشتی نوح کے امتحان کا انتظام کیا گیا۔ خدام کو متواز فرداً فرداً اجلاس نماز باجماعت کی تلقین کی جاتی رہی۔ بعد نماز مغرب کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بعد نماز فجر تفسیر قرآن مجید کا درس دیا جاتا رہا۔ اس ماہ میں چار تربیتی اجلاس ہوئے۔ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ نیز تین افراد کو باقاعدہ تبلیغ کی جاتی رہی۔ اسکے علاوہ فرداً فرداً تبلیغ کی جاتی رہی۔ یوم التبلیغ کو لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ مسجد کی دیوار کی لپائی کے لئے مٹی تیار کی گئی۔ باہر سے چار صد کے قریب اینٹیں اٹھا کر مسجد میں رکھی گئیں۔ خدام فرداً فرداً صبح کے وقت ورزش کرتے رہے۔ فٹ بال اور کھیلوں میں حصہ لیتے رہے۔ مجلس اطفال الاحمدیہ قائم کی گئی اراکین کی تعداد ۱۳ ہے اطفال قرآن مجید ناظرہ۔ یسرنا القرآن پڑھتے رہے۔ ہفتہ وار اجلاس کا انتظام کیا گیا۔ مسجد کی تعمیر میں خدام نے خوب توفیق حصہ لیا

ربوہ (حلقہ ب) اس ماہ میں ۷ بار وقار عمل منایا گیا ایکبار مسجد کے صحن میں ۹ انچ اونچا مٹی ڈالی۔ تین بار مسجد کی پشت والے گڑھے میں مٹی ڈال کر اسکو پر کیا گیا۔ ہر ہفتہ تربیتی اجلاس منعقد کئے گئے۔ بذریعہ وفود موضع چھنیاں میں تین بار تبلیغ کے لئے وفود بھیجے گئے اور ٹریکٹ تقسیم کئے جاتے رہے۔ یوم التبلیغ کے موقعہ پر خدام نے باہر دیہات میں جا کر تبلیغ کی۔ اور ٹریکٹ تقسیم کئے ۔ اسٹیشن ربوہ پر انفرادی تبلیغ بھی کی جاتی رہی۔ خدام بعد نماز فجر درس تفسیر کبیر حدیث اور کتب سلسلہ میں شامل ہوتے رہے ریلوے لائن پر بچوں کو کھڑا رہنے سے روکا جاتا رہا۔ ایک گھر کا چوری شدہ سامان برآمد کر دیا گیا بیوگان اور بے مرد گھروں کی ضروریات کو حتی الوسع پورا کیا جاتا رہا۔ مسافروں کی رہنمائی کی جاتی رہی ایک مہمان عورت کے فوت ہونے پر اس کی تدفین میں مدد دی گئی۔ حلقہ کے بیمار دوستوں کی تیمارداری کی جاتی رہی ۲ کمسن بچے فوت ہوئے۔ جن کی تجہیز و تکفین و تدفین کا پورا بندوبست کیا گیا۔ ایک مسافر کو ۱/۹/ ایک اور غیر احمدی جس کا سامان گم ہو گیا تھا ۸/۵/ روپے کرایہ اکٹھا کر کے دیا متعدد خدام کو نماز باجماعت کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی۔ صبح نماز کے لئے جگایا جاتا رہا۔ چار تربیتی اجلاس کئے گئے اطفال الاحمدیہ کے سائقین اطفال کی نمازوں میں حاضری لیتے رہتے ہیں۔ خدام باقاعدہ کھیلوں میں حصہ لیتے رہے۔ ایک کلاس کھولی گئی۔ جس کو مولوی محمد شریف صاحب واقف زندگی قرآن ناظرہ باترجمہ پڑھاتے ہیں۔ سڑک کی مرمت کی تیز رفتاری دیکھ کر متعلقہ محکمہ جات کو توجہ دلائی گئی۔

دنیا کا چھٹا عظیم ترین شہر شکاگو

تاریخ احمدیت میں اضلاع متحدہ امریکہ کا شہر شکاگو بہت ہی اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ احمدیہ مشن سب سے قبل حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے ذریعہ اسی شہر میں قائم ہؤا تھا۔ اسلئے اس شہر کے ساتھ ہمیں ایک خاص لگاؤ ہے۔ اسی تعلق کے پیش نظر اس شہر سے متعلق چند دلچسپ معلومات عرض کئے جاتے ہیں۔ جو امید ہے قارئین الفضل کے لئے دلچسپی کا موجب ہوگا۔

شکاگو کی آبادی چالیس لاکھ افراد پر مشتمل ہے اور اس کو امریکہ کا دوسرا اور دنیا کا چھٹا شہر تسلیم کیا جاتا ہے۔ یہ اپنی صنعت و تجارت اور تہذیب کے باعث امریکہ کے دوسرے شہروں پر فوقیت رکھتا ہے۔ یہاں ۳۰ ممالک کے دفاتر قائم ہیں اور اس کی وجہ سے اس شہر کو بین المملکتی اہمیت حاصل ہے۔

شکاگو اپنی صنعتی نمائشوں کے لئے دنیا بھر میں مشہور ہے۔ اس ماہ یہاں ایک بین الاقوامی صنعتی نمائش ہونے والی ہے۔ جس کی تیاریاں وسیع پیمانے پر جاری ہیں۔ پاکستان کو بھی اس نمائش میں شمولیت کی دعوت دی گئی ہے۔ یہ شہر اپنی مہمان نوازی کے لئے بھی مشہور ہے تقریباً ۸۳ ہزار تماشائی تفریح کے لئے یہاں آتے ہیں۔ یہاں کے ہوٹلوں کی تعداد ۱۳۸۵ ہے۔ جن میں بیک وقت ۲۵۰۰۰ افراد قیام کر سکتے ہیں۔ دیگر ممالک اور امریکہ کے دوسرے حصوں سے مسافر روزانہ آتے ہیں دوسری عالمگیر جنگ کے زمانہ میں اس مہمان نوازی کو بڑا فروغ ہؤا۔ اس زمانہ میں دنیا کے ہر ملک کے فوجی کثیر التعداد آتے تھے۔ اور یہاں کے شہری ان کی رہائش اور تفریح کا بار خود اٹھاتے تھے۔ آج یہ فوجی دنیا کے ہر گوشہ میں موجود ہیں اور اس شہر کے رنگین ایام کو یاد کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ شکاگو کے مداح ہیں اور اس کی صنعت و حرفت کے فروغ کے لئے جان و دل سے کوشاں ہیں۔

شکاگو اپنے ذرائع رسل و رسائل کے لئے بھی مشہور ہے۔ تقریباً ایک درجن ہوائی کمپنیوں کے طیاروں کی روزانہ آمد و رفت رہتی ہے اور اس کے علاوہ ہر چوالیس سیکنڈ کے بعد یہاں ریلیں آتی جاتی رہتی ہیں۔ یہ شہر دنیا کے ریلوں کا بہت بڑا مرکز ہے

شکاگو بہت بڑا تجارتی و صنعتی مرکز بھی ہے۔ سنہ ۱۹۴۸ء میں یہاں کے ۱۱۷۵۰ کارخانوں میں ۱۲۰۰۰۰ ڈالر کی رقم کا سامان تیار کیا گیا۔ شہر کے دو بازاروں کا شمار دنیا کے سب سے بڑے بازاروں میں ہوتا ہے۔ ایک فرنیچر کا بازار ہے۔ اور دوسرا عام تجارتی و صنعتی اشیاء کا بازار ہے۔ دوسرے بازار میں تقریباً ایک ہزار ایک سو تاجروں کی دوکانیں اور دفاتر ہیں۔

شکاگو میں مختلف قوموں کے لوگ آباد ہیں۔ آبادی کا ایک چوتھائی حصہ پولینڈ، جرمنی روس، اٹلی، آئرلینڈ، سویڈن، لبنان، شام اور چیکوسلاواکیہ کے باشندوں پر مشتمل ہے باقی آبادی کے اکثر افراد امریکہ کے دوسرے علاقوں سے آکر یہاں آباد ہو گئے ہیں۔ شکاگو کے رہنے والے ہر فرد کے ساتھ بڑی ہمدردی کا برتاؤ کرتے ہیں۔ یہاں کے سپاہی عموماً بڑے مہذب اور سمجھدار سمجھے جاتے ہیں۔

شکاگو یونیورسٹی کا سنگ بنیاد ۱۸۶۰ء میں رکھا گیا۔ اس وقت سے اب تک یہاں سے لاکھوں افراد تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔ دنیا کے ہر گوشہ سے یہاں طالب علم آتے ہیں۔ یونیورسٹی کے علاوہ ویسے بھی یہاں تعلیمی ادارے بکثرت ہیں ہمارے امریکہ کے موجودہ مبلغ چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر جو شکاگو مشن کے انچارج ہیں نے شکاگو سے حال ہی میں ایم اے کی ڈگری حاصل کی ہے۔ شکاگو پبلک لائبریری میں تقریباً ۲۰ لاکھ کتابیں اور ..... پمفلٹ موجود ہیں اس لائبریری کی ۵۸ شاخیں ہیں۔ اسکے نابینوں کے لئے بھی ایک کتبخانہ ہے جہاں تقریباً ۲۰ ہزار کتابیں ہیں

چندہ حفاظت مرکز کا وعدہ کرنے والے احباب

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی تقریر جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۴۹ء میں فرمایا تھا۔ کہ وہ لوگ جو اپنی جائدادیں مشرقی پنجاب چھوڑ آئے ہیں۔ انہیں کوشش کرنی چاہیئے تھی۔ کہ وہ چندہ حفاظت مرکز ہجرت سے پہلے ادا کر دیتے۔ لیکن اگر اب وہ اس حالت میں نہیں کہ اپنے وعدے کے مطابق یہ چندہ ادا کر سکیں۔ تو کم از کم وہ یہ لکھ کر دیدیں کہ ہماری جائدادیں مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہیں۔ اور اب ہم اس قابل نہیں کہ اپنے وعدہ کو پورا کر سکیں۔ اس کے بعد وہ ثواب حاصل کرنے کے لئے اس مد میں خواہ ایک ہی روپیہ چندہ دے دیں۔ یہ چندہ اُن کی جائداد کی وجہ سے نہیں ہوگا۔ بلکہ بطور اظہار عقیدت۔ یہ بتانے کے لئے ہوگا۔ کہ اگرچہ ہم غریب ہیں۔ مگر ہمارا دل غریب نہیں۔ اور اس سے یہ بھی پتہ لگ جائے گا۔ کہ وعدہ کنندگان میں سے کتنے ہیں جو وعدہ پورا کرنے سے معذور ہیں۔

جن دوستوں نے اپنے وعدوں میں تخفیف کی درخواستیں دی تھیں۔ ان کی اطلاع کے لئے بھی یہ اعلان ہے کہ وہ منظور رہیں۔ باقی اصحاب جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مندرجہ بالا رعائت سے فائدہ اٹھانا چاہیں وہ فوری طور پر دفتر ہذا میں اپنی درخواستیں مع مفصل سابقہ و موجودہ پتہ وغیرہ لکھ کر روانہ کریں۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

اراضی ربوہ کے متعلق ضروری اعلان

جیسا کہ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے یہ اعلان ہو چکا ہے۔ ربوہ دار الہجرت میں اس وقت دو محلہ جات میں یعنی محلہ الف و محلہ ج میں الاٹمنٹ شروع ہے۔ محلہ الف چنیوٹ سے ربوہ کو آتے ہوئے سڑک کے دائیں طرف واقع ہے۔ اور آب و ہوا اور دریا کے قرب کے لحاظ سے نہایت عمدہ جگہ ہے۔ کالج و ہائی سکول اور ریسرچ انسٹیٹیوٹ سے بھی یہ محلہ نزدیک ہوگا۔ اس وقت تک متعدد دوست اس محلہ میں نشانات حاصل کر کے مکانات تعمیر کرنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ ۱۰ مرلے اور ایک کنال کے قطعات لینے والے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ خود یا کسی مختار کے ذریعے اس محلہ میں موزوں قطعہ پسند کر کے اپنے لئے الاٹ کروائیں۔

اسی طرح محلہ ج میں جو ربوہ سے سرگودھا جانے والی سڑک کے بائیں طرف مسجد مبارک اور قصر خلافت کے قریب تر جانب مغرب واقع ہے۔ الاٹمنٹ شروع ہے۔ دو کنال اور چار کنال کے قطعات لینے والے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ خود یا اپنے کسی مختار کے ذریعہ قطعہ پسند فرما کر الاٹ کروالیں۔

(۲) ایسے دوستوں کی اطلاع کے لئے جنہوں نے جلسہ سالانہ کے موقع پر زمین ریزرو کروائی تھی۔ دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ زمین کی مکمل قیمت ۳۰ رجون ۱۹۵۰ء تک مرکز میں موصول ہو جانا شرائط کی رو سے نہایت ضروری ہے۔ جیسا کہ دوستوں کو معلوم ہے۔ سلسلہ کی عمارات کی تعمیر شروع ہو چکی ہے۔ سلسلہ کو اس کے لئے روپے کی فوری ضرورت ہے۔ اور اس کے پیش نظر زمین کی قیمت کا بروقت ادا ہونا نہایت ضروری ہے۔ ویسے بھی یہ بات مومنانہ شان کے خلاف ہے۔ کہ وعدہ کر کے پھر اسے پورا نہ کیا جائے۔ اس لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو رقوم وقت کے اندر ادا نہ ہوں گی۔ وہ سودے منسوخ کر دیئے جائیں گے۔ اور ادا شدہ رقوم ضبط کر لی جائیں گی۔

(۳) یہ اعلان پہلے کیا جا چکا ہے کہ ربوہ میں دوکانات کے لئے زمین فروخت کی جائے گی۔ اس اعلان کی اشاعت کے بعد اول بازار کی دوکانات کے لئے موجودہ قطعات سے زائد درخواستیں آ چکی ہیں اس لئے کوئی دوست تا اطلاع ثانی اول بازار کے لئے درخواست ارسال نہ فرمائیں۔ البتہ غلہ منڈی سبزی اور میوہ منڈی کے دو محلہ جات کے لئے درخواستیں بھیجی جا سکتی ہیں۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری لوکل کمیٹی آبادی ربوہ)

نظر و نقد "مظلوم کشمیر" ہفت روزہ لاہور۔ ضخامت $\frac{20 \times 30}{4}$ زیر نگرانی سید مبارک علی شاہ گیلانی۔ سالانہ چندہ ۵/۰/۰ روپیہ۔ مقام اشاعت ۱۴ عبد الکریم روڈ لاہور

"مظلوم کشمیر" جو کشمیر کے مہاجرین کی زیر نگرانی لاہور سے ہفتہ وار شائع ہو رہا ہے۔ اس کا پہلا اور دوسرا پرچہ ہمارے سامنے ہے۔ کتابت اور چھپائی بہت اچھی ہے۔ کشمیر کے معاملہ میں مضامین کے اعتبار سے دوسرے اخباروں کے مقابلے میں آگے ہے۔ لکھنے والوں میں بھی ملک کے اچھے ادیب اور مفکر ہیں۔ مظلوم کشمیر کے مدیر سید مبارک علی شاہ گیلانی مسلم کانفرنس کے پرانے خادم ہیں ہمیں امید ہے کہ یہ پرچہ اہل کشمیر کی ترجمانی کرنے میں پورا معاون ثابت ہوگا۔

السابقون الاولون کی فضیلت

فرمایا:

(۱) "یاد رکھو! تمہاری ذمہ داری سب سے پہلے ہے۔ بے شک جو بوجھ تم پر ڈالا گیا ہے۔ وہ دوسروں پر نہیں ڈالا گیا۔ بے شک جو تکالیف خدا تعالیٰ کی خاطر تم نے اٹھائی ہیں۔ وہ دوسروں نے نہیں اٹھائیں مگر یہ بھی

(۲) یاد رکھو کہ جو کچھ تمہیں ملنے والا ہے۔ وہ دوسروں کو نہیں ملے گا۔

(۳) تم خدا تعالیٰ کی نظر میں السابقون الاولون میں سے ہو۔ خدا تعالیٰ نے السابقون الاولون کا انعام اور مقرر کیا ہے۔ اور دوسرے مومنوں کے لئے خدا تعالیٰ کہتا ہے۔ کہ انہیں جنت ملے گی۔ نہریں ملیں گی۔ اور وہ آرام کی زندگی بسر کریں گے۔"

(۴) مگر خدا تعالیٰ نے السابقون الاولون کی نسبت فرمایا ہے۔ السابقون السابقون اولئک المقربون۔ دوسرے مومن جنت میں ہوں گے۔ مختلف نعماء سے متمتع ہو رہے ہونگے۔ مگر سابقون میرے پاس عرش پر ہوں گے۔ اور ایک عاشق صادق کے نزدیک جنت خدا تعالیٰ کے عرش کے پائے کے پاس کھڑا ہونے کے معاملہ میں کیا چیز ہے۔ وہ اتنی حیثیت بھی نہیں رکھتی۔ جتنی حیثیت ایک کھری اور سچی اشرفی کے مقابلہ میں ایک کھوٹا پیسہ رکھتا ہے۔"

دفتر اول کی پانچ ہزاری فوج جو شروع تحریک سے اس جہاد میں حصہ لیتی چلی آ رہی ہے۔ اس کو سب سے پہلے السابقون السابقون اولئک المقربون میں شامل ہونے کی سعادت کا فخر حاصل ہے۔ ان کو اپنی تمام ذاتی تکالیف اور تنگیوں کو نظر انداز کر کے تحریک جدید کے وعدوں کو پورا کرنا ہے۔ اور آج سے کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ ان کا وعدہ ۲۹ رمضان المبارک تک سو فی صدی پورا ہو جائے۔ تا وہ حضور کی دعا اور خوشنودی کے بھی حاصل کرنے والے ہوں۔

(۵) "پس تم اس وعدہ کے مطابق جو اس نے السابقون الاولون کے متعلق کیا ہے۔ قربانیاں کرو اور زیادہ سے زیادہ ایفائے عہد کرو۔

(۶) تم یہ کہو گے۔ کہ ہم پر بوجھ زیادہ ہے۔ دوسری جماعتیں یہ بوجھ نہیں اٹھاتیں۔ یہ بوجھ ہماری کمریں توڑنے والا ہے۔ میں اس کا انکار نہیں کروں گا۔ میں کہوں گا۔ بے شک تم پر زیادہ بوجھ ہے۔ لیکن تم یہ بتاؤ۔ کہ خدا تعالیٰ کے پاس بیٹھنے اور اس بوجھ کے اٹھانے کی کوئی نسبت بھی ہے۔ اگر تمہیں روحانیت کی آنکھیں نصیب ہو جائیں۔ اور موت کے بعد کا نظارہ تم دیکھ سکو۔ کہ کس طرح خدا تعالیٰ کے پاس بیٹھے ہو۔ اور دوسرے مومن جنت میں شربت اور دودھ پی رہے ہیں۔ تو تمہیں معلوم ہو جائے۔ کہ وہ دودھ ان کے حلق سے نہیں گذرتا۔ وہ شربت ان کے منہ کو کڑوا لگ رہا ہے۔ اور حسرت سے وہ تمہاری طرف دیکھ رہے ہیں۔ کہ کاش وہ تمہاری جگہ پر ہوتے۔ پس تم یہ نہ دیکھو۔ کہ یہ قربانی کتنی بھاری ہے۔ بلکہ یہ دیکھو کہ جو انعام تمہیں ملے گا۔ وہ کتنا بھاری ہے۔"

تحریک جدید کے جہاد کبیر میں حصہ لینے والو! اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اور رحم سے جن عظیم الشان خدمات کا موقعہ جماعت احمدیہ کو عطا فرمایا ہے۔ وہ دنیا کی بہت ہی کم قوموں کو نصیب ہوا۔ اور جس قربانی کا اس جماعت سے مطالبہ ہے۔ وہ بھی بہت کم جماعتوں سے ہوا ہے۔ وہ قربانی صبر و ثبات۔ یعنی استقلال اور ہمت سے ایک ایسے نتیجہ کا انتظار جو کہ یقینی ہے۔ مگر نسبتاً لمبے عرصہ کے بعد ظاہر ہونے والا ہے۔ پس آپ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے دعائیں کرتے ہوئے سابقون الاولون کی فضیلت کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے وعدے ۲۹ رمضان المبارک تک پورے کریں اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے آمین

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

تلاش گمشدہ

فضل الرحمن خان ولد منصب دار خان ساکن بنڈی وارہ نامدار خان روڈ پٹیالہ۔ ریاست پٹیالہ جو دوران فسادات ۱۹۴۷ء میں پٹیالہ میں اپنے عزیزوں سے جدا ہو گیا تھا۔ اب تک مفقود الخبر ہے۔ فضل الرحمن مذکور کی والدہ۔ اہل ددھیال اور بھائی مسمی افتخار احمد گجرات میں ہیں۔ اگر کسی دوست کو فضل الرحمن مذکور کے متعلق کوئی علم ہو۔ یا فضل الرحمن مذکور اس اعلان کو پڑھیں۔ تو خاکسار کو اطلاع دیں

(ملک عبد الرحمن خادم پلیڈر امیر جماعت احمدیہ گجرات)

موسم گرما کی تعطیلات طلباء کے والدین اور سرپرستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سکول ہذا گرمی کی رخصتوں کے لئے ۲۰ رجون ۱۹۵۰ء سے بند ہو رہا ہے۔

(امیر محمد ... ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ... چنیوٹ ضلع جھنگ)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر ہذا کو اطلاع کر دے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۲۶۸۲: میں سراج دین ولد میاں مہر الدین صاحب عمر ۵۴ سال ساکن سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد ایک مکان پختہ قیمتی /۴۰۰۰ (چار ہزار روپیہ) اس میں میرا ۱/۴ حصہ ہے۔ اور /۵۰ روپے ماہوار بذریعہ دستکاری ہے۔ میں اپنے حصہ مکان قیمتی /۱۰۰۰ روپیہ کے اور ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میرے مرنے پر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

العبد: سراج دین

گواہ شد: محمد شفیع اوورسیر

گواہ شد: تاج دین برادر موصی

وصیت نمبر ۱۲۶۸۳: میں حکیم سردار محمد ولد حکیم غلام قادر صاحب عمر ۶۷ سال ساکن نوشہرہ کلاں ڈاکخانہ خاص ضلع پشاور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمد /۷۰ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

العبد: حکیم سردار محمد۔ گواہ شد: محمد شفیع حلوائی صدر بازار نوشہرہ۔ گواہ شد: مرزا اللہ دتہ سیکرٹری مال نوشہرہ چھاؤنی ریلوے انجن شیڈ

وصیت نمبر ۱۲۷۰۵: میں خدیجۃ الکبریٰ زوجہ محمد سعید صاحب عمر ۱۶ سال ساکن گولیکی ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد زیور طلائی ایک تولہ قیمتی ایک سو (۱۰۰) روپیہ۔ زیور نقرئی ۳۰ تولہ قیمتی /۲۹ روپیہ اور حق مہر مبلغ /۲۰۰ روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد: خدیجۃ الکبریٰ

گواہ شد: محمد سعید خاوند موصیہ گولیکی ضلع گجرات

گواہ شد: محمد اکبر سیکرٹری مال گولیکی ضلع گجرات

گواہ شد: میاں فتح عالم بقلم خود

وصیت نمبر ۱۲۷۵۰: میں خدا بخش ولد میاں بڈھا صاحب عمر ۵۵ سال ساکن علی پور ڈاکخانہ جودھپور ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۴/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد ایک بھینس قیمتی /۳۰۰ روپیہ اور آمد سالانہ /۲۵۰ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ الامۃ: نشان انگوٹھا خدا بخش

گواہ شد: غلام احمد فرزند موصی

گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۷۵۱: میں غلام احمد ولد چوہدری خدا بخش صاحب عمر ۲۵ سال ساکن علی پور ڈاکخانہ جودھپور ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۴/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ایک جوڑی بیل قیمتی /۳۰۰ روپیہ اور /۲۵۰ روپے سالانہ آمد ہے۔ میں اپنی جائداد اور سالانہ آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

العبد: غلام احمد بقلم خود

گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

گواہ شد: نشان انگوٹھا خدا بخش والد موصی۔

وصیت نمبر ۱۲۷۵۶: میں حفیظۃ الرحمٰن طیبہ بنت حافظ سید عبد الرحمٰن صاحب عمر ۲۰ سال ساکن ولنٹیرز سٹریٹ نمبر ۱۲۷ مکان نمبر ۸۹ لٹن روڈ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۳/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد آویزے طلائی ایک جوڑی پینڈنٹ طلائی ایک عدد۔ ہار طلائی ایک عدد۔ انگشتری طلائی دو عدد۔ سوئی طلائی ایک عدد۔ کل قیمتی /۷۰۰ روپیہ میں اپنی اس جائداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر اللہ تعالیٰ مجھے کوئی مزید جائداد عطا فرمائیگا۔ تو اس کا دسواں حصہ بھی میرے ذمہ واجب الادا ہوگا نیز میری وفات پر جو جائداد ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ: سیدہ حفیظۃ الرحمٰن طیبہ

گواہ شد: قاضی عبد الرحمٰن پرسنل اسسٹنٹ ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ گواہ شد: سید حافظ عبد الرحمٰن بٹالوی

وصیت نمبر ۱۲۵۵۷: میں خدیجہ اختر زوجہ چوہدری بشیر احمد صاحب عمر ۲۲ سال ساکن چک نمبر ۲۵۷ ج۔ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا مہر /۱۰۰۰ روپیہ ہے جو میں نے بصورت زیور طلائی ۱۰ تولہ قیمتی /۹۰۰ روپیہ وصول پالیا ہے۔ /۱۰۰ روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ اس کے علاوہ مزید ایک تولہ روپے کے کانٹے طلائی ہیں۔ میں اپنے اس زیور کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میری وفات کے وقت کوئی مزید جائداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ: خدیجہ اختر

گواہ شد: بشیر احمد سٹیشن ماسٹر مومن ضلع شیخوپورہ خاوند موصیہ گواہ شد: محمد دین کاکن دفتر وصیت

اعلان نکاح

کرم دین ولد کالے خان قوم موچی کا نکاح رشیدہ بیگم بنت چراغ الدین کے ساتھ بعوض مہر /۴۰۰ روپیہ پر مولوی اکبر علی صاحب نے ۱۲/۴ کو پڑھا۔ احباب دعا کریں۔ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین

حاکم دین برادر چراغ دین۔ ڈاکخانہ گھٹیالیاں دانہ زید کا

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری اعظم علی صاحب

بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ پی۔ سی۔ ایس ڈپٹی

کسٹوڈین۔ لائل پور

مقدمہ نمبر ۱۱۲ بابت سال ۱۹۵۰ء

غلام رسول۔ غلام حسین۔ غلام محمد پسران بھگوان سنگھ اقوام جٹ مسلم چک نمبر ۱۸۵ تحصیل لائل پور

بنام (۱) سرجیت سنگھ ولد بھگوان سنگھ قوم جٹ ساکن ۱۸۵ ر۔ب تحصیل لائل پور حال ہندوستان

(۲) ڈی۔ آر۔ سی صاحب بہادر لائل پور

درخواست زیر دفعہ ۱۸ آرڈیننس نمبر ۱۵ بدیں مضمون کہ سائلان کا ۳/۴ حصہ وراثت بھگوان سنگھ متوفی والد خود کھیوٹ نمبر ۱۲/۹ کھاتہ نمبر ۳۲ نصف حصہ اراضی تعدادی ۹۰ ۱۱ کنال ۳ مرلہ مندرجہ جمعبندی سنہ ۱۹۴۲ء ۱۹۴۳ء چک نمبر ۱۸۵ ر۔ب تحصیل لائل پور جائداد متروکہ میں ہے۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں سرجیت سنگھ ولد بھگوان سنگھ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے اس لئے اشتہار ہذا بنام سرجیت سنگھ ولد بھگوان سنگھ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر سرجیت سنگھ مذکور تاریخ ۵/۷/۵۰ کو مقام لائلپور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آئے گی۔ آج بتاریخ ۵/۵/۱۹۵۰ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔ مہر عدالت

سنہ ۱۹۵۱ء تک روس کے پاس ۲۵ ایٹم بم ہونگے

نیویارک ۱۶ر جون۔ افواج کے صنعتی کالج کے پروفیسر کمانڈر گرین ہال نے نیبر لیول اور افسروں کے ایک منتخب حلقہ کو بتایا کہ روس کے پاس آئندہ ستمبر تک چھ اور سنہ ۱۹۵۱ء تک ۲۵ ایٹم بم ہوں گے۔

کہا جاتا ہے کہ انہوں نے حال میں حاصل کی ہوئی خفیہ اطلاع کے حوالہ سے اس کا انکشاف کیا کہ سرخ فوج کے پاس اس وقت ۴۰۰۰۰ ٹینک ہیں وہ امریکی ٹینک سازی کی رفتار سے چھ گنا زیادہ تیزی سے ٹینک تیار کر رہا ہے۔ نیز یہ کہ سرخ بحریہ کے پاس وقت اس سے زیادہ آبدوز کشتیاں ہیں جتنی گذشتہ جنگ کے آغاز کے وقت جرمنی کے پاس تھیں، اور آئندہ سال تک اس کا ارادہ ۱۰۰۰ آبدوز تیار کر لینے کا ہے۔ اسلحہ سازی کے کارخانے دوران جنگ کے نقطہ عروج سے زیادہ سامان تیار کر رہے ہیں۔ فوجی اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ ۲۰۰۰۰۰۰ روسی اشتراکی حکومت کے شدید مخالف ہیں اور جنگ کے لعد سے اب تک تقریباً ۱۴۰۰۰ روسی جن میں جنرل بھی شامل ہیں روس سے فرار ہو چکے ہیں۔

بھاگے ہوئے طیارہ چیوں نے بتایا ہے کہ مشرقی سائبیریا میں جو الاسکا سے نزدیک ترین روسی علاقہ ہے ۱۴ فضائی مستقر ہیں جن میں سے ۱۵ میں چار انجن والے جہاز بھی اتر سکتے ہیں۔ (استار)

پاکستان میں کاربونک گیس ایسڈ کا رب سے

حیدر آباد (سندھ) ۱۶ر جون۔ بندوق والا کاربونک ایسڈ گیس کمپنی لمیٹڈ نے گدو (حیدر آباد) میں پاکستان میں گیس کا سب سے بڑا کارخانہ مکمل کیا گیا ہے۔

یہ کارخانہ ایک ہفتہ کے اندر کام شروع کر دے گا۔ یہ کارخانہ روزانہ کاربونک ایسڈ گیس کے ۲۰۰ سلنڈر تیار کرے گا۔ جس کے لئے اسے روزانہ ۷ ٹن کوئلہ کی ضرورت ہوگی۔

معلوم ہوا ہے کہ کمپنی بلجیم سے کوئلہ درآمد کرنے کا بندوبست کیا ہے۔ (استار)

اسٹرلنگ علاقہ کے ڈالر کے ذخائر میں اضافہ

واشنگٹن ۱۶ر جون۔ اسٹرلنگ علاقہ کے سونے اور ڈالر کے ذخائر میں برابر اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ یہاں کے ماہرین زر کو پہلے سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان کی بنیاد پر انہوں نے پیشین گوئی کی ہے کہ آئندہ شائع ہونے والے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ برطانیہ کے ذخائر ۲۲۱۰۰۰۰۰۰۰ ڈالر تک پہنچ گئے ہیں یا اس سے بھی زیادہ ہو گئے ہیں سر سٹیفورڈ کرپس کے بیان کے مطابق کم سے کم اتنا ذخیرہ ہونا ضروری ہے۔ ستمبر میں پونڈ کی قیمت کم ہونے سے قبل یہ ذخیرہ ۱۴۲۵۰۰۰۰۰۰ ڈالر کا رہ گیا تھا۔

اطلاع مظہر ہے کہ اسٹرلنگ علاقہ کے دوسرے ملکوں کے ذخائر میں بھی اضافہ ہو رہا ہے (استار)

عرب پناہ گزینوں سے بدسلوکی

امریکہ کی وزارت خارجہ نے حکومت اسرائیل سے کہا ہے کہ وہ اس واقعہ کے متعلق اسے معلومات فراہم کرے جس میں ان عرب پناہ گزینوں کے ساتھ بدسلوکی کرنا بتایا جاتا ہے۔ جو بغیر اجازت کے اسرائیل علاقہ میں داخل ہو گئے تھے

مصر میں لوہے اور فولاد کی صنعت کی ترقی

اسکندریہ ۱۶ر جون۔ حکومت مصر نے بہت سے بیرونی ماہرین کو اس کام پر مقرر کیا ہے کہ وہ مصر میں فولاد کی صنعت کے امکانات پر رپورٹ دیں۔

ایک مفصل رپورٹ اب موصول ہوئی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ مغربی صحرا میں آکسائڈ لوہا کافی مقدار میں پایا جاتا ہے اور اگر لوہا حاصل کرنے اور اسکو تیار کرنے کی ضروری مشینیں لگا دی جائیں۔ تو ایک لاکھ اسی ہزار ٹن فولاد پیدا کیا جا سکے گا۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ان کارخانوں پر ایک کروڑ بیس لاکھ پونڈ خرچ آئے گا۔ ماہرین نے لکھا ہے کہ اس مٹی میں جو دریائے نیل کا سیلاب کوہ ابی سینیا سے بہا کر لایا ہے کافی مقدار میں آکسائڈ پایا گیا ہے

بہت سی جرمن اور فرانسیسی انجمنوں نے حکومت مصر کو فولاد کی بھٹیاں لگانے اور تجارتی اساس پر فولاد پیدا کرنے کی پیش کش کی ہے۔ حکومت نے جرمنی اور فرانس خاص کمیٹی بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو موقعہ پر پہنچکر ان انجمنوں سے گفتگو کریں گے جنہوں نے یہ پیش کش کی ہے۔ توقع ہے کہ کمیٹی اگست کے آخر میں فرانس جرمنی آسٹریلیا اور اٹلی جائے گی۔ (استار)

احترام رمضان المبارک کے لئے تین بجے تک تمام ہوٹل اور ریستوران بند رہا کریں گے

لاہور ۱۶ر جون۔ قارئین الفضل کو یاد ہوگا کہ گذشتہ سال بھی ڈپٹی کمشنر لاہور کی طرف سے احترام رمضان المبارک کے سلسلے میں بہت سی اپیلیں کی جاتی رہیں۔ امسال انہوں نے اس پہلو پر بہت زور دیا ہے چنانچہ اسی سلسلے میں رویت ہلال نامی ایک کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ جس کے ڈپٹی کمشنر لاہور خود کنوینر ہوں گے۔ کل اس کمیٹی کا ایک اہم اجلاس ہوا۔ جس میں فیصلہ کیا گیا کہ لاہور بھر میں رمضان المبارک کے ایام میں ۳ بجے بعد دوپہر تک تمام ہوٹل ریسٹوران۔ بیکریاں۔ دودھ دہی کی مٹھائی پان سگریٹوں اور شربت کی دوکانیں بند رہا کریں گی۔ گو اسکے بعد بھی افطار تک انہیں ایسی اشیاء فروخت کرنے کی ممانعت ہوگی۔ لیکن تاحال سبزیوں گوشت اور پھلوں کی فروخت پر کوئی پابندی عائد نہیں کی گئی۔ قومی رضا کار محلوں میں گشت لگا لگا کر عوام سے تعاون کی اپیل کیا کریں گے اس سلسلے میں یہ بھی انتظام کیا جا رہا ہے کہ اس سارے مہینے میں کسی پبلک جگہ پر کوئی مسلمان شراب نوشی نہ کرے برف کی قیمتوں پر بھی کنٹرول کر دیا گیا ہے۔

پولیس اور کارپوریشن کے حکام کو ہدایات جاری کر دی گئیں ہیں کہ وہ لاوڈ سپیکروں اور ڈھول تاشوں والوں کو سحری افطاری اور تراویح کے وقت بجانے نہ دیں۔ (سٹاف رپورٹر)

رویت ہلال کمیٹی کے فیصلے

(سٹاف رپورٹر سے)

لاہور ۱۶ر جون کل رویت ہلال کمیٹی نے چاند کے طلوع کے سلسلے میں مندرجہ ذیل فیصلے کئے۔

اول:۔ تمام ڈپٹی کمشنر اپنے اپنے ہاں کی کمیٹیوں کے فیصلوں سے چاند دیکھنے کے معاً بعد ڈپٹی کمشنر لاہور کو وائرلیس یا تار کے ذریعے اطلاع کریں۔ یہ درخواست ناظم کراچی اور ڈپٹی کمشنر پشاور سے بھی کی گئی ہے

دوم لاہور میں چاند بادشاہی مسجد مسجد وزیر خاں مسجد نیلہ گنبد۔ غلام نبی مسجد وسن پورہ مسجد مبارک اہلحدیث اور مقبرہ جہانگیر پر دیکھا جائے گا۔ اگر کوئی شخص چاند پہلے دیکھ لے تو ان جگہوں میں سے کسی ایک جگہ پر جا کر سوا آٹھ بجے سے پہلے پہلے اطلاع کر دے۔

سوم۔ ساڑھے آٹھ بجے شام مرکزی رویت ہلال کمیٹی کا اجلاس ہوگا۔ جو ایسی تمام شہادتوں پر غور کرے گی۔ اور جو فیصلہ ہوگا۔ اسے وائرلیس۔ ٹیلیفون۔ لاؤڈ سپیکروں اور ریڈیو کے ذریعے نشر کر دیا جائے گا۔

کمیٹی کی طرف سے سحری افطاری کے صحیح اوقات کی تشہیر کا معقول انتظام کیا جا رہا ہے۔

ڈھاکہ ۱۶ر جون۔ ہندوستان و پاکستان کی دوستی کی انجمن کے دو رکن مسٹر لکھمن پال اور اسکی لیورپی کی شاخ کے رکن مسٹر رفیع الدین خادم نے پاکستان کے اقلیتی امور کے وزیر ڈاکٹر عبد المطلب مالک سے ملاقات کی انہوں نے ایک مشترکہ بیان میں اطمینان کا اظہار کیا ہے کہ مشرقی پاکستان کی حکومت اقلیتی معاہدہ کو عملی جامہ پہنانے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔ اسرائیل سفارتخانہ کے ایک ذمہ دار عہدیدار نے بیان کیا ہے کہ وہ اپنی حکومت سے ضروری معلومات حاصل کر کے امریکہ کی وزارت خارجہ کو مطلع کر دے گا۔ (ی۔ س۔ ایس)

پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت برف کی بڑھتی ہوئی قیمتوں پر کنٹرول

لاہور ۱۶ر جون۔ رمضان المبارک کی آمد اور برف کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے پیش نظر حکومت پنجاب نے برف کی سپلائی پر فی الفور کنٹرول کرنے کا مستحسن اقدام کیا ہے۔ چنانچہ پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ مجریہ سنہ ۱۹۲۹ء کی دفعہ ۸ کی رو سے حکومت پنجاب نے تمام ضلعوں کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو ہدایات جاری کر دی ہیں کہ وہ مذکورہ بالا دفعہ کے ماتحت اپنے اپنے ہاں برف کی تھوک اور پرچون قیمتیں مقرر کریں

انہی اختیارات کی رو سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے ۱۷ جون سے برف کی قیمتیں مقرر کر دی ہیں۔ اب کوئی برف فروش تھوک کی قیمت ۵ پیسے فی سیر اور پرچون کی قیمت ۲ر آنے فی سیر سے زائد نہیں لے سکے گا۔ جو شخص اس حکم کی خلاف ورزی کریگا اسے سخت سزا دی جائے گی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور مسٹر ایس ایس جعفری نے اپنے ایک خاص بیان میں اہل لاہور سے اپیل کی ہے کہ وہ جہاں کہیں بھی کسی دوکاندار کو اس حکم کی خلاف ورزی کرتا ہوا پائیں فوراً زبانی یا تحریری متعلقہ پولیس سٹیشن میں جا کر اطلاع دیں۔

(سٹاف رپورٹر)